چودہویں صدی کی عظیم علمی و روحانی شخصیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی حیاتِ مبارکہ کے روشن اوراق

تذکرۂ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ

قسط 4

شوقِ علمِ دین



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ھمیں امیرِ اھلسنّت سے پیار ھے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علاّمہ مولانا ابوبلال **محمد اِلیاس عطّار** قادِری دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے **حبیب**، حبیبِ لبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے میں ایسے عظیم الشّان اَوصاف وکمالات سے نوازا ہے کہ فی زمانہ اِس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کے **بچپن** کو دیکھئے تو دل مچل جائے گا کہ کاش میرا بچپن بھی اسی طرح تقویٰ و پرہیزگاری سے مُزَیَّن ہوتا، **جوانی** کا عالَم دیکھنے والے پکار اٹھے کہ جوان ہو تو ایسا! **موجودہ** طرزِ زندگی تو ایسا عُروج پر ہے کہ جس نے دیکھا اُس کے دل میں یہ خواہش جاگی کہ کاش! میں بھی ایسا بن جاؤں۔ بطور بیٹا، باپ، بھائی، مُرید، پیر، عالم، مبلغ، مصنف، نعت گوشاعر الغرض جس حیثیت میں بھی **امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی ذاتِ مبارکہ کا مشاہدہ کیا جائے تو اَسلاف ِکرام رحمھم اللہ السلام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور دل جوشِ عقیدت سے جھوم اٹھتا ہے اور زبان اِس کی تَرجُمانی یوں کرتی ہے کہ

''**مجھے امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ **سے پیار ہے۔**''

"تذکرۂ امیر اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ" کی اب تک **3** قسطیں عوام وخواص میں پہنچ کر مقبولیت حاصل کرچکی ہیں۔امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ پندرھویں صدی کی وہ عظیم علمی ورُوحانی شخصیت ہیں جنہوں نے **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خاص کرم کی بدولت **علم** کی روشنی پھیلا کر **جہالت** کی گھٹاؤں کو دور کردیا، **سنّتوں** کی بہاریں عام کرکے **بے راہ رَوی** کی چلتی آندھیوں کا زور توڑ دیا، **حیاداری** کے پُراَثر دَرس کے ذریعے **بے حیائی** کے دریاؤں کا رُخ موڑ دیا، لاکھوں مسلمانوں کو آپ دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی مخلصانہ کاوِشوں کی برکت سے **توبہ** کی سعادت ملی اور وہ اپنی آخرت سنوارنے کی کوشش میں لگ گئے۔امیر اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی ذات اتنی **عظیم** ہے کہ ہم اِن کی شخصیت کو کامل طور پر سمجھنے اور بیان کرنے کا دعویٰ خواب میں تو کرسکتے ہیں، عالَمِ بیداری میں نہیں، لہٰذا آپ کے ہاتھوں میں موجود "تذکرۂ امیرِ اہلسنّت" دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ" آپ کی حیاتِ مُقدَّسہ کی جھلکیاں تو پیش کرتا ہے، مکمل عَکّاسی بہُت دُشوار ہے۔اب **"تذکرۂ امیرِ اہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ" کی چوتھی قِسط بنام **"شوقِ علمِ دین"** آپ سامنے پیش کی جارہی ہے۔اِس رسالے کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ امیرِ اہلسنّت دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی تحریر وبیان اور گفتگو میں **علم** کا جو وسیع سمندر ٹھاٹھیں مارتا دکھائی دیتا ہے، اس کی ایک وجہ آپ دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کا **شوقِ مطالعہ** بھی ہے۔

مَدَنی التجاء : حسبِ سابق اِس قسط میں بھی ہم نے بعدِ تحقیق **سچ** پیش کرنے کی کوشش کی ہے **سُنی سنائی** پر اِنحصار نہیں کیا، اگرچہ اس تحریر میں آپ کو عقیدت ومحبت کی خوشبو محسوس ہوگی! اور یہ فطری بات ہے کیونکہ لگاؤ و**عقیدت** سے بالاتر ہوکر سوانح لکھنے کا مطالبہ ہوا میں درخت اُگانے کے مترادِف ہے کیونکہ شخصیت نگاری اسی وقت ممکن ہے جب کوئی اُس شخصیت کی تہہ میں اُتر جائے اور اُترنے کے لئے لگاؤ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ بہرحال ہم محض بشر ہیں خطا سے پاک نہیں، پھر کمپوزنگ کی غلطی بھی ممکن ہے،اس لئے درخواست ہے کہ اگر آپ کو اِن رسائل میں کسی قسم کی غلطی نظر آئے تو اپنے نام و پتے کے ساتھ تحریری طور پر ہماری **اِصلاح** فرمادیجئے۔اور اگر کسی کو اِس تذکرے میں شامل حالات وواقعات کے بارے میں مزید معلومات ہوں یا کوئی مشورہ دینا چاہیں تو وہ بھی سرِ وَرَق کی پُشت پر لکھے ہوئے فون نمبر پر یا بذریعہ ڈاک یا برقی ڈاک (E.MAIL) رابطہ فرمالیں۔

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں **"اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش"** کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل اور **مَدَنی قافلوں** کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شعبہ امیرِ اہلسنّت (دامت برکاتہم العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیۃ** (دعوتِ اسلامی)

30 جُمادَی الْاُخریٰ 1430ھ، 24 جون 2009ء

فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

دُرُود شریف کی فضیلت

سیِّدُ الْمُرسلین ، خاتَمُ النَّبِیّین ، جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ''جو مجھ پر شبِ جُمُعَہ اور جُمُعَہ کے روز سو بار دُرُود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا۔''

(جامع الاحادیث للسیوطی ،الحدیث ۷۳۷۷ ، ج ۳ ، ص ۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

علمِ دین سیکھنے میں مصروف ہو جاؤ

حضرتِ سیِّدُنا امام فخر الدّین رَازِی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادِی اپنی مایہ ناز تفسیر ''تفسیرِ کبیر'' میں اس آیت ''وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا'' (ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھائے۔ (پ۱،البقرۃ:۳۱)) کے تحت لکھتے ہیں: سرکارِ دوعالَم ،نُورِ مُجَسَّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ایک صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محوِ گفتگو تھے کہ آپ پر وحی آئی کہ اِس صحابی کی زندگی کی ایک ساعت باقی رہ گئی ہے۔ یہ وقت عَصر کا تھا۔

رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے جب یہ بات اس صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتائی تو اُنہوں نے **مُضطَرِب** ہوکر اِلتِجاکی: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے ایسے **عمل** کے بارے میں بتایئے جو اِس وقت میرے لئے سب سے بہتر ہو۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''**علمِ دین** سیکھنے میں مشغول ہوجاؤ۔'' چنانچہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **علم** سیکھنے میں مشغول ہوگئے اور مغرب سے پہلے ہی ان کا **اِنتِقال** ہوگیا۔ رَاوِی فرماتے ہیں کہ اگرعِلم سے اَفضل کوئی شے ہوتی تو رسولِ مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم اُسی کا حُکم اِرشادفرماتے۔(تفسیر کبیر، ج ۱، ص ۴۱۰)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

گناہوں کی بخشش

امیرالمومنین حضرتِ سیِّدُ نا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بندہ عِلم کی جستجو میں جوتے یا موزے یا کپڑے پہنتا ہے، اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے

ہی اُس کے گناہ **معاف** کردیئے جاتے ہیں۔‘‘

(المعجم الاوسط ، باب المیم ،الحدیث :۵۷۲۲،ج ٤، ص ۲۰٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عِلْم کی روشنی سے جَہالَت اور گُمراہی کے **اندھیروں** سے نجات ملتی ہے۔ جو خوش نصیب مسلمان **علمِ دین** سیکھتا ہے اُس پر رحمتِ خداوندی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں یہ مضامین موجود ہیں کہ جو شخص علمِ دین حاصل کرنے کے لیے سفر کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے **جنت** کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلاتا ہے اور طالبِ علم کی خُوشنُودی حاصل کرنے کے لیے **فِرِشتے** اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو آسمان و زمین میں ہے یہاں تک کہ مچھلیاں پانی کے اندر عالِم کے لیے **دعائے مَغْفِرَت** کرتی ہیں اور **عالِم** کی فضیلت عابِد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی فضیلت ستاروں پر، اور علماء، **انبیائے کرام** علیہم السلام کے وارِث و جانشین ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِلْمِ دین سیکھنا فرض ھے

حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ

لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں: ''طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے۔''

(شعب الإيمان، باب في طلب العلم، الحديث: ١٦٦٥، ج٢، ص٢٥٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر مسلمان مرد عورت پر علم سیکھنا فرض ہے، (یہاں) علم سے بَقَدرِ ضرورت شرعی مسائل مُراد ہیں لہٰذا روزے نَماز کے مسائلِ ضروریہ سیکھنا ہر **مسلمان** پر فرض، حَیض ونفاس کے ضروری مسائل سیکھنا ہر **عورت** پر، تجارَت کے مسائل سیکھنا ہر **تاجِر** پر، حَج کے مسائل سیکھنا **حج** کو جانے والے پر عین فرض ہیں لیکن دین کا پورا **عالم** بننا فرضِ کِفایہ کہ اگر شہر میں ایک نے ادا کر دیا تو سب بَری ہو گئے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ج۱، ص۲۰۲)

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا ایک مکتوب

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد اِلیاس عطار قادِری دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں: ''**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** افسوس! آج کل صِرف وصِرف دنیاوی عُلُوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رُجحان ہے۔ علمِ دین کی طرف بہُت ہی کم مَیلان ہے۔ **حدیثِ پاک**

میں ہے: طَلَبُ العِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ یعنی عِلْم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان مرد (وعورت) پر فرض ہے (سنن ابن ماجه ج ١ ص ١٤٦ حديث ٢٢٤) اِس حدیثِ پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن نے جو کچھ فرمایا، اس کا آسان لفظوں میں مختصر اًخُلاصہ عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں۔ سب میں اوّلین و اہم ترین فرض یہ ہے کہ بُنیادی عقائد کا علم حاصِل کرے۔ جس سے آدمی صحیح العقیدہ سُنّی بنتا ہے اور جن کے اِنکار ومخالَفت سے کافِر یا گُمراہ ہو جاتا ہے۔ اِس کے بعد مسائلِ نَماز یعنی اِس کے فرائض و شرائط ومُفسِدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھے تا کہ نَماز صحیح طور پر ادا کر سکے۔ پھر جب رَمَضَانُ الْمبارَك کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالِکِ نصابِ نامی (یعنی حقیقۃً یا حکماً بڑھنے والے مال کے نِصاب کا مالک) ہو جائے تو زکوٰۃ کے مسائل، صاحِبِ اِستِطاعت ہو تو مسائلِ حج، نِکاح کرنا چاہے تو اِس کے ضَروری مسائل، تاجِر ہو تو خرید وفروخت کے مسائل، مُزارِع یعنی کاشتکار (وزمیندار) کھیتی باڑی کے مسائل، ملازِم بننے اور ملازِم رکھنے والے پر اِجارہ کے مسائل۔ وَ عَلٰی ھٰذَا الْقِیاس (یعنی اور اِسی پر قِیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقِل

و بالِغ مردوعورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال وحرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائضِ قَلْبِیہ (باطنی فرائض) مَثَلاً عاجزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہا اور ان کو حاصِل کرنے کا طریقہ اور باطِنی گناہ مَثَلاً تَکَبُّر، رِیاکاری، حَسَد وغیرہا اور ان کا عِلاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ، ج ۲۳، ص ۶۲۳، ۶۲۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہماری حالتِ زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مندرجہ بالا شَرعی اَحکام سے معلوم ہوا کہ علمِ دین حاصل کرنا محض چند اَفراد کی ذمّہ داری نہیں بلکہ اپنی موجودہ حالت کے مطابق مسائل سیکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے مگر افسوس آج کا مسلمان زندگی کی ضَرُورتوں، سَہولتوں اور آسائِشوں کے حُصول میں اِتنا گُم ہو گیا کہ اُس کے پاس علمِ دین سیکھنے کا وقت ہی نہیں۔ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ سالہا سال سے نماز پڑھنے والے کو وُضُو کا صحیح طریقہ تک نہیں آتا، یا وہ نماز میں ایسی غَلَطِیوں کا عادِی ہو چکا ہوتا ہے جن سے

نماز ٹوٹ جاتی ہے، کسی کی **قِراءَت** دُرُست نہیں تو کسی کا **سجدہ** غَلَط ہے! کئی کئی **حج** کرنے والے کو حج کے مسائل معلوم نہیں ہوتے! برسوں سے رَمَضانُ المبارک کے **روزے** رکھنے والے کو یہ نہیں پتا ہوتا کہ شرعی اعتبار سے **سَحَری** کا وقت کب ختم ہوتا ہے؟ یہ تو عبادات کا حال ہے، جہاں تک **مُعامَلات** مثلاً خرید وفروخت، نِکاح وطَلاق، اُجرَت دے کر کوئی کام کروانے کا تعلق ہے تو علمِ دین سے محرومی کے باوُجود کوئی بھی کام کرتے وقت عُمُومًا اُسکی شرعی حیثیت معلوم ہی نہیں کی جاتی کہ ہم جو کچھ کرنے جارہے ہیں وہ جائز ہے یا ناجائز؟ **عقائد** کا معاملہ سب سے زیادہ نازُک ہے کہ ہماری اکثریت تشویش کی حد تک اپنے عقائد کی تفصیل سے لاعلم ہے جس کی وجہ سے ایسے کلمات بھی بول دیئے جاتے ہیں جنہیں علمائے کرام نے **کُفر** قَرار دیا ہوتا ہے۔[1] الغرض **جہالت** کا ایک طوفان برپا ہے، جھوٹ، غِیبَت، چُغلی، اَمانت میں خِیانَت، والدین کی نافرمانی، مسلمانوں کو بلاوجہِ شرعی اَذِیّت دینا، بُغض وکِینہ، تکَبُّر، حَسَد جیسے کتنے ہی ایسے **مُہلِکات** (مُہ۔لِ۔کات) ہیں جن کے

[1]: کفریہ کلمات کی معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالہ ''اٹھائیس کلماتِ کفر'' کا مطالعہ فرمایئے۔

مسائل کا سیکھنا فرض ہے مگر مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد کو ان کی تعریفات تک نہیں معلوم! ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ **علمِ دین** سیکھنے کی خود بھی کوشش کریں اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حُصُولِ عِلْم کے ذرائع

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! علمِ دین کے حُصُول کے لئے مُتَعَدِّد ذرائع ہیں مثلاً (۱) کسی دارُ العلوم یا جامعہ کے شعبۂ درسِ نظامی میں **داخلہ** لے کر باقاعدہ طور پر علمِ دین حاصل کرنا (۲) علمائے کرام کی **صُحبت** میں رہ کر علم سیکھنا (۳) دینی کتب کا **مطالعہ** کرنا (۴) علمائے کرام کے **بیانات** سننا، وغیرھا۔ ہم ان میں سے جتنے زیادہ ذرائع اپنائیں گے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اسی قدر ہمارے علم میں اِضافہ ہوتا چلا جائے گا۔

عالِم کسے کہتے ہیں؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفحات پر مشتمل کتاب، "**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" کے صَفحہ 58 پر ہے کہ **اعلیٰ حضرت**، امام اہلسنّت، مُجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا: "عالِم کی یہ تعریف

ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مُستَقِل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے (مزید فرماتے ہیں کہ) صرف کُتُب بِینی (یعنی کتابیں پڑھنا) کافی نہیں بلکہ علم اَفواہِ رِجال سے (یعنی علم والوں سے گفتگو کر کے) بھی حاصل ہوتا ہے۔''

کیا سَنَد یافُتَہ ہی عالِم ہوتا ہے؟

امامِ اَہلسنّت مجدِّدِ دین وملت اعلیٰ حضرت شاہ مولانا اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں ''**سند کوئی چیز نہیں**، بہتیرے سَنَد یافُتَہ محض بے بہرہ (یعنی بے علم) ہوتے ہیں اور جنہوں نے (باقاعدہ) سَنَد نہ لی ان کی شاگردی کی لِیاقت (یعنی صلاحیت) **بھی ان سَنَد یافتوں میں نہیں ہوتی، عِلْم ہونا چاہئے**، الخ......''

(فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۶۸۳)

مذکورہ بالا فرمان سے معلوم ہوا کہ باقاعدہ طور پر کسی دارُ العُلوم میں داخِلہ لے کر درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کا کورس مکمل کر کے سندِ فراغت حاصل کرنا عالم ہونے کے لئے شَرْط نہیں۔

نصیحت کے اَنمول موتی

مدارِس و جامعات کے سند یافتگان کو بھی صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ

حضرتِ علّامہ مولٰینا **مفتی محمد امجد علی اعظمی** علیہ رحمۃ اللہ القوی نصیحت کے اَنمول موتی عنایت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: دوسری مثال جاہل مفتی (کی) ہے کہ لوگوں کو غَلَط فتوے دے کر خود بھی گمراہ و گنہگار ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی کرتا ہے۔ **طَبیب** ہی کی طرح آج کل مولوی بھی ہو رہے ہیں کہ جو کچھ اس زمانہ میں **مدارِس** میں تعلیم ہے وہ ظاہر ہے! اوّل تو درسِ نظامی جو ہندوستان کے مدارس میں عُمُوماً جاری ہے اُس کی تکمیل کرنے والے بھی بہت قلیل اَفراد ہوتے ہیں عُمُوماً کچھ معمولی طور پر پڑھ کر **سَنَد** حاصل کر لیتے ہیں اور اگر پورا درس بھی پڑھا تو اس پڑھنے کا مقصد صرف اِتنا ہے کہ اب اتنی اِستِعداد ہو گئی کہ کتابیں دیکھ کر محنت کر کے **علم** حاصل کر سکتا ہے ورنہ درسِ نظامی میں دینیات کی جتنی تعلیم ہے ظاہر کہ اِس کے ذریعہ سے کتنے مسائل پر عُبُور ہو سکتا ہے مگر اِن میں اکثر کو اتنا بیباک پایا گیا ہے کہ اگر کسی نے اِن سے مسئلہ دریافت کیا تو یہ کہنا ہی نہیں جانتے کہ **مجھے معلوم نہیں یا کتاب دیکھ کر بتاؤں گا** کہ اِس میں وہ اپنی توہین جانتے ہیں اَٹکل پچّو جی میں جو آیا کہہ دیا۔ صحابہ کبار و ائمہ اعلام (رضی اللہ تعالٰی عنہم) کی زندگی کی طرف اگر نظر کی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ باوجود زبردست پایۂ اِجتہاد رکھنے کے بھی وہ کبھی ایسی **جرأت** نہیں کرتے تھے جو بات نہ معلوم ہوتی اُس کی نسبت صاف

فرما دیا کرتے کہ **مجھے معلوم نہیں**۔ اِن نَو آموز مولویوں کو ہم خیر خواہانہ **نصیحت** کرتے ہیں کہ تکمیلِ درسِ نظامی کے بعد فقہ و اُصول و کلام و حدیث و **تفسیر** کا بکثرت **مطالعہ** کریں اور دین کے مسائل میں جَسارت نہ کریں جو کچھ دین کی باتیں اِن پر مُنکَشِف و واضح ہوجائیں اُن کو بیان کریں اور جہاں اِشکال پیدا ہو اُس میں کامل **غور و فکر** کریں خود واضح نہ ہو تو دوسروں کی طرف **رُجُوع** کریں کہ **علم** کی بات پوچھنے میں کبھی عار نہ کرنا چاہیے۔[1]

(بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، حجر کا بیان، ص ۱۴ مکتبہ رضویہ)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی صدر الشریعہ پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

بُزُرگانِ دین علیہم رحمۃ اللہ المبین کا شوقِ علم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راہِ علم کا سفر آسان نہیں مگر **شوق** کی سواری پاس ہو تو دُشواریاں منزل تک پہنچنے میں **رُکاوٹ** نہیں بنتیں۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین بڑے ذوق وشوق اور لگن کے ساتھ **علمِ دین** حاصل کیا کرتے

---

[1]: اس موضوع پر مزید تفصیلات جاننے کے لئے فتاوٰی اہلسنّت حصہ 8 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ کیجئے۔

تھے، بطورِ ترغیب چند حکایات ملاحظہ کیجئے:

{1} حضرت ابوایوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شوقِ علم

حضرتِ سیِّدُ نا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے **مدینۃُ المُنَوَّرہ** زادھا اللّٰہ شرفاً وتعظیماً سے مصر کا سفر محض اس لیے اختیار کیا کہ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک **حدیث** سنیں چنانچہ یہ وہاں پہنچے اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اِستقبال کیا تو فرمانے لگے۔ میں ایک حدیث کے لیے آیا ہوں، جس کے سننے میں اب تمہارے سوا کوئی باقی نہیں۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جس کسی نے مومن کی ایک برائی چھپائی، قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔'' حضرت ابوایوب اَنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ **حدیث** سنتے ہی اپنے اُونٹ کی طرف بڑھے اور ایک لمحہ ٹھہرے بغیر مدینے واپس چلے گئے۔

(المسند للامام احمد ، باب حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث ۱۷۳۹۶،ج۶،ص۱۳۷ دارالفکر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

【2】 امام مُسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا شوقِ علم

ایک دن کسی علمی مجلس میں حدیثِ پاک کی مشہور کتاب ''مُسلم شریف'' کے مؤلف اِمام مسلم بن حجاج قُشَیری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کسی حدیث کے بارے میں اِستفسار کیا گیا تو آپ نے گھر آ کر وہ **حدیث** تلاش کرنا شروع کر دی۔قریب ہی **کھجوروں** کا ٹوکرا بھی رکھا ہوا تھا۔آپ حدیث کی تلاش کے دوران ایک ایک کھجور اٹھا کر کھاتے رہے۔ دورانِ مطالعہ امام مسلم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **اِستغراق** اور اِنہماک کا یہ عالَم تھا کہ کھجوروں کی مقدار کی جانب آپ کی توجہ نہ ہوسکی اور حدیث ملنے تک کھجوروں کا سارا **ٹوکرا** خالی ہوگیا۔غیر اِرادی طور پر اتنی زیادہ **کھجوریں** کھا لینے کی وجہ سے آپ بیمار ہو گئے اور اِسی مرض میں آپ کا **انتقال** ہوگیا۔

(تہذیب التہذیب ،ج۸،ص ۱۵۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

【3】 حضرت ضَحّاک علیہ رحمۃ اللہ الرزّاق کا شوقِ علم

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کا لقب ''**نَبِیل**'' ہے، اس

لقب کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دن امام ابن جُرَیج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی درسگاہ میں احادیث کی سماعت اور کتابت کر رہے تھے کہ اِتنے میں سڑک پر ایک **ہاتھی** گزرا۔ تمام طلبہ درس چھوڑ کر ہاتھی دیکھنے چلے گئے مگر یہ اپنی جگہ پر بیٹھے رہے امام ابن جریج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے پوچھا کہ ضحاک تم **ہاتھی** دیکھنے کیوں نہیں گئے! آپ نے عرض کیا: ''حضور! ہاتھی آپ کی صحبت سے بڑھ کر نہیں، **ہاتھی** تو پھر بھی دیکھ لیں گے مگر حضور کا **حلقۂ درس** پھر کہاں ملے گا!'' یہ جواب سن کر امام ابن جریج نے فرمایا کہ اَنْتَ النَّبِیْل یعنی تم نبیل (بہت شاندار) ہو۔ (تہذیب التہذیب، ج ٤ ص ٧٩ دارالفکر بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب !　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(4) حافظُ الحدیث علیہ رحمۃ اللہ المجیب کا شوقِ علم

حافظ الحدیث ''حجاج بغدادی'' علیہ رحمۃ اللہ الہادی جب حضرت شَبَابہ محدث رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے یہاں **علمِ حدیث** پڑھنے کے لئے جانے لگے تو ان کی کُل پُونجی اتنی ہی تھی کہ اُن کی غریب ماں نے ایک سو ''**کلچے**'' پکا دیئے تھے جن کو وہ ایک مٹی کے گھڑے میں بھر کر اپنے ساتھ لے گئے **روٹیاں** تو ماں نے پکا دی تھیں ہونہار

طالب العلم نے سالن کا خود انتظام کرلیا اور سالن بھی اتنا کثیر ولطیف کہ سینکڑوں برس گزر جانے کے باوجود کم نہیں ہوا اور ہمیشہ تازہ ہی رہا اور وہ کیا!! دریائے دجلہ کا پانی، روزانہ یہ ایک کلچہ دریا کے پانی میں تر کرکے کھالیتے اور شبانہ روز انتہائی محنت کے ساتھ سبق پڑھتے یہاں تک کہ جب کلچے ختم ہوگئے تو مجبوراً اُستاذ کی درس گاہ کو خیر باد کہنا پڑا۔'' (تاریخ بغداد، ج۸ص ۲۳۵ دار الکتب العلمیه بیروت)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(5) امام محمد شیبانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا شوقِ علم

اِمام محمد شیبانی علیہ رحمۃ اللہ الغنی ہمیشہ شب بیداری فرمایا کرتے تھے اور آپ کے پاس مختلف قسم کی کتابیں رکھی ہوتی تھیں جب ایک فن سے اکتا جاتے تو دوسرے فن کے مطالعے میں لگ جاتے تھے۔ یہ بھی منقول ہے کہ آپ اپنے پاس پانی رکھا کرتے تھے جب نیند کا غلبہ ہونے لگتا تو پانی کے چھینٹے دے کر نیند کو دور فرماتے اور فرمایا کرتے تھے کہ نیند گرمی سے ہے لہٰذا ٹھنڈے پانی سے دور کرو۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ۱۰۰) آپ کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ رات کے تین حصے کرتے، ایک

حصہ میں عبادت، ایک حصہ میں مطالعہ اور بقیہ ایک حصہ میں آرام فرماتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''مجھے اپنے والد کی میراث میں سے تیس ہزار درہم ملے تھے ان میں سے پندرہ ہزار میں نے علمِ نحو، شعر و ادب اور لغت وغیرہ کی تعلیم و تحصیل میں خرچ کیا اور پندرہ ہزار حدیث و فقہ کی تکمیل پر۔''

(تاریخ بغداد، ج ۲، ص ۱۷۰ دار الکتب العلمیہ بیروت)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(6) حضرت شاہ عبدالحق دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا شوقِ علم

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ المُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ **شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی** علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی اپنی **کُتُب بینی** کا حال بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ''**مطالعہ** کرنا میرا شب و روز کا مشغلہ تھا۔ بچپن ہی سے میرا یہ حال تھا کہ میں نہیں جانتا تھا کہ کھیل کود کیا ہے؟ آرام و آسائش کے کیا معانی ہیں؟ سیر کیا ہوتی ہے؟ بارہا ایسا ہوا کہ **مطالعہ** کرتے کرتے آدھی رات ہوگئی تو والدِ محترم سمجھاتے: ''بابا! کیا کرتے ہو؟'' یہ سنتے ہی میں فوراً لیٹ جاتا اور جواب دیتا: ''سونے لگا

ہوں۔'' پھر جب کچھ دیر گزر جاتی تو اٹھ بیٹھتا اور پھر سے **مطالعے** میں مصروف ہوجاتا۔ بسا اوقات یوں بھی ہوا کہ دورانِ مطالعہ سر کے بال اور عمامہ وغیرہ چراغ سے چھو کر **جھلس** جاتے لیکن مطالعہ میں مگن ہونے کی وجہ سے پتا نہ چلتا۔''

(اشعۃ اللمعات، جلد اوّل، مقدمہ، ص۷۲، مطبوعہ فرید بک اسٹال لاہور)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(7) اعلٰی حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزت کا شوقِ علم

اعلٰی حضرت، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شوقِ مطالعہ اور ذہانت کا بچپن ہی میں یہ عالم تھا کہ اُستاذ سے کبھی چوتھائی کتاب سے زیادہ نہیں پڑھی بلکہ چوتھائی کتاب استاذ سے پڑھنے کے بعد بقیہ تمام کتاب کا خود **مطالعہ** کرتے اور یاد کرکے سنا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح دو جلدوں پر مشتمل اَلْعُقُوْدُ الدُّرِیَّہ جیسی ضخیم کتاب فقط ایک رات میں **مطالعہ** فرمالی۔

(حیاتِ اعلٰی حضرت، ج۱ص۷۰، ۲۱۳ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

اللہ عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

(8) محدثِ اعظم علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کا شوقِ علم

محدِّثِ اعظم پاکستان حضرتِ مولانا سردار احمد قادری علیہ رحمۃ اللّٰہ الھادی کو مطالعے کا اتنا شوق تھا کہ مسجد میں نمازِ باجماعت میں کچھ تاخیر ہوتی تو کسی کتاب کا مطالعہ کرنا شروع کردیتے۔ جب آپ منظرالاسلام بریلی شریف میں زیرِ تعلیم تھے تو ساتھی طلبہ کے سوجانے کے بعد بھی محلّہ سوداگران میں لگی لالٹین کی روشنی میں اپنا سبق یاد کیا کرتے تھے۔ آپ کے اساتذہ کو اس بات کا علم ہوا تو انہوں نے آپ کے کمرے میں لالٹین کا بندوبست کردیا۔

(سیرتِ صدرالشریعہ، ص۲۰۱، مطبوعہ مکتبۂ اعلیٰ حضرت لاہور)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پَر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ عَلٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ چند حکایات حُصولِ برکت کے لئے پیش کی گئی ہیں، حقیقت یہ ہے کہ ہمارے اکابرین علیہم رحمۃ اللّٰہ المبین وقت کی دولت کو سامانِ آخرت بالخصوص علمِ دین کے انمول ہیروں کی خریداری میں صَرف کیا کرتے تھے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا شوقِ علم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 52 صَفحات پر مشتمل رسالے، **''تذکرۂ صدرالشریعہ''** کے صَفحہ 2 پر **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: **تبلیغِ قراٰن** وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طُفُولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم بابُ المدینہ کے اندر کوئی گلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلّے میں بادامی مسجِد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیش اِمام صاحِب بہُت پیارے عالم تھے، روزانہ نَمازِ عشاء کے بعد نَماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امامِ مسجِد روزانہ کم از کم کسی ایک نَماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔ ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالباً نَمازِ ظہر اِسی بادامی مسجِد میں ادا کر کے باہَر نکلا تھا، پیشِ امام صاحِب فارِغ ہو کر مسجِد کے باہَر تشریف لا چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہو گا اِس پر انہوں نے کسی کو حکم فرمایا: **بہارِ شریعت** لے آؤ۔ چُنانچِہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر جلی حُرُوف سے

بہارِ شریعت لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحِب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وَقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُرُوف میں لفظِ **مسئلہ** لکھا تھا، چُونکہ مسائل سُن کر بَہُت سُکون ملتا تھا اِس لئے میرے منہ میں پانی آرہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصِل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شُعُور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جاسکتی ہے، خیر اگر مَول ملتی بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بَہر حال **بہارِ شریعت** مجھے یاد رَہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آہی گیا کہ اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں **بہارِ شریعت** خریدنے کے قابل ہو گیا۔ اُن دنوں مکمّل **بہارِ شریعت** (دو جلدوں میں) کا ہدِیَّہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ بِغیر جِلد کی 28 روپیہ۔ چُنانچِہ میں نے مکمّل **بہارِ شریعت** (غیر مُجلّد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصِل کی۔ اُس وقت **بہارِ شریعت** کے 17 حصے تھے البتّہ اب 20 ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے **بہارِ شریعت** سے وہ فُیُوض وبرَکات حاصِل کئے کہ بیان سے باہَر ہیں، مجھے اس کتاب کی برکات سے **معلومات** کا وہ اَنمول خزانہ ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے **گُن** گاتا ہوں۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے علمِ دین کیسے حاصل کیا ؟

امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ نے حصولِ علم کے ذرائع میں سے مطالعۂ کتب اور صحبتِ علماء کے ذریعے کو اختیار فرمایا۔ اس سلسلے میں آپ دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ نے سب سے زیادہ اِستفادہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی وقارُالدین قادِری رَضَوی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی سے کیا اور مسلسل 22 سال آپ دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ مفتیِ اعظم پاکستان رَحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی صحبت بابَرَکت سے مستفیض ہوتے رہے حتی کہ مفتی وقارالدین قادِری رَضَوی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی نے امیرِ اَہلسنّت دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالیہ کو رَجَبُ الْمُرَجب 1404ھ بمطابق اپریل 1984ء اپنے گھر سمن آباد گلبرگ ٹاؤن باب المدینہ کراچی میں اپنی خلافت واجازت سے بھی نوازا۔[1] مشہور ہے کہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ مفتی وقارُالدین علیہ رحمۃ اللہ المبین کے دُنیا بھر میں واحد خلیفہ ہیں۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

---

[1]: امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو دنیائے اسلام کے اور بھی کئی اکابر علماء و مشائخ دامت فیوضھم سے خلافت حاصل ہے مثلاً شارِح بخاری، فقیہ اعظم ہند مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ الولی ، حضرتِ مولانا عبدالسلام قادری علیہ رحمۃ اللہ الھادی اور جانشین سیدی قطبِ مدینہ حضرت مولانا فضل الرحمٰن اشرفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے بھی اپنی خلافت اور حاصل شدہ اَسانید واِجازات سے نوازا ہے۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا کتاب گھر

اپنے ذوقِ مطالعہ کی تسکین اور تحریری کام کے لئے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کتاب گھر (یعنی کتب خانہ) بھی بنایا۔ جس کی کتابوں میں رفتہ رفتہ اِضافہ ہوتا گیا اور آج علمِ قرآن وحدیث، عقائد، فقہ اور تصوف کے درجنوں موضوعات پر سینکڑوں کتب ورسائل آپ کے کتاب گھر کی زینت ہیں جن میں ترجمۂ کنزالایمان مع تفسیر خزائن العرفان، فتاوٰی رضویہ شریف، بہارِشریعت اور اِحیاء العلوم سرِفہرست ہیں۔

امیر اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کا اندازِ مطالعہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوراق پلٹنے، صفحات گننے اور اس میں لکھی ہوئی سیاہ لکیروں پر نظر ڈال کر گزر جانے کا نام مطالعہ نہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے کتابوں کو محض جمع نہیں کیا بلکہ مسلسل مطالعہ، غور وفکر اور عملی کوششیں آپ کے کردارِ عظیم کا حصہ ہیں۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کس طرح مطالعہ فرماتے ہیں اس کا اندازہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ مطالعہ کے مَدَنی پھولوں سے کیا جاسکتا ہے:

حدیثِ پاک: ''اَلْعِلْمُ اَفْضَلُ مِّنَ الْعِبَادَۃِ'' کے اٹھارہ حُرُوف کی نسبت سے دینی مُطالَعَہ کرنے کے 18 مَدَنی پھول

﴿از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ﴾

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور حصولِ ثواب کی نیّت سے مُطالَعَہ کیجئے۔

(2) مُطالَعَہ شروع کرنے سے قبل حمد وصلوٰۃ پڑھنے کی عادت بنائیے، فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نیک کام سے قبل اللہ تعالٰی کی حمد اور مجھ پر دُرُود نہ پڑھا گیا اس میں بَرَکت نہیں ہوتی۔ (کنز العمال ج۱، ص۲۷۹، حدیث ۲۵۰۷) ورنہ کم از کم بسم اللہ شریف تو پڑھ ہی لیجئے کہ ہر صاحبِ شان کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنی چاہیے[1]۔ (ایضًا، ص۲۷۷ حدیث ۲۴۸۷)

(3) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفحات پر مشتمل رسالے، ''جنات کا بادشاہ'' کے صَفْحَہ 23 پر ہے: قبلہ رُو بیٹھئے کہ اِس کی بَرَکتیں بے شُمار ہیں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین ابراہیم زَرنوجی

[1]: اِس رسالے کے شروع میں دی ہوئی حمد وصلوٰۃ پڑھ لی جائے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں حدیثوں پر عمل ہوجائیگا۔

علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: دوطَلَبہ علمِ دین حاصِل کرنے کیلئے پردیس گئے، دو سال تک دونوں ہم سبق رہے، جب وطَن لوٹے تو ان میں ایک **فَقِیہ** (یعنی زبردست عالم) بن چکے تھے جبکہ دوسرا علم وکمال سے **خالی** ہی رہا تھا۔ اُس شہر کے عُلمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السلام نے اِس اَمر پر خوب غَور وخَوض کیا، دونوں کے حُصولِ علم کے طریقۂ کار، اندازِ تکرار اور بیٹھنے کے اَطوار وغیرہ کے بارے میں تحقیق کی تو ایک بات جوکہ نُمایاں طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جو **فَقِیہ** بن کے پلٹے تھے اُن کا معمول یہ تھا کہ وہ سبق یاد کرتے وَقت **قِبلہ رُو** بیٹھا کرتے تھے جبکہ دوسرا جوکہ کورے کا کورا پلٹا تھا وہ قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھنے کا عادی تھا، چُنانچہ تمام عُلَماء وفُقَہاءِ کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام اِس بات پر مُتَّفِق ہوئے کہ یہ **خوش نصیب اِستِقبالِ قِبلہ** (یعنی قبلہ کی طرف رُخ کرنے) **کے اِہتِمام کی بَرَکت سے فَقِیہ بنے کیوں کہ بیٹھتے وقت کَعبَۃُ اللّٰہ شریف کی سَمت مُنہ رکھنا سنّت ہے**۔ (تعلیم المتعلّم طریق العلم ص ٦٧)

(4) صُبح کے وقت مُطالعہ کرنا بَہُت مُفید ہے کیونکہ عُموماً اِس وَقت نیند کا غَلَبہ نہیں ہوتا اور ذہن زیادہ کام کرتا ہے۔

(5) شوروغُل سے دُور پُرسکون جگہ پر بیٹھ کر مطالعہ کیجئے۔

(6) اگر جلد بازی یا ٹینشن (یعنی پریشانی) کی حالت میں پڑھیں گے مثلاً کوئی آپ کو پُکار رہا ہے اور آپ پڑھے جا رہے ہیں، یا اِستنجاء کی حاجت ہے اور آپ مسلسل مُطالَعہ کئے جا رہے ہیں، ایسے وقت میں آپ کا ذہن کام نہیں کرے گا اور غلط فہمی کا اِمکان بڑھ جائے گا۔

(7) کسی بھی ایسے انداز پر جس سے آنکھوں پر زور پڑے مَثَلاً بہُت مدھم یا زیادہ تیز روشنی میں **یا** چلتے چلتے **یا** چلتی گاڑی میں **یا** لیٹے لیٹے **یا** کتاب پر جُھک کر مُطالَعہ کرنا آنکھوں کے لیے مُضِر (یعنی نقصان دہ) ہے۔

(8) کوشش کیجئے کہ روشنی اُوپر کی جانب سے آ رہی ہو، پچھلی طرف سے آنے میں بھی حرج نہیں مگر سامنے سے آنا آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

(9) مُطالَعہ کرتے وقت ذہن حاضِر اور طبیعت تَر و تازہ ہونی چاہیے۔

(10) وقتِ مُطالَعہ ضَرورتاً قلم ہاتھ میں رکھنا چاہیے کہ جہاں آپ کو کوئی بات پسند آئے یا کوئی ایسا جملہ یا مسئلہ جس کی آپ کو بعد میں ضرورت پڑ سکتی ہو، ذاتی کتاب ہونے کی صورت میں اسے انڈر لائن کر سکیں۔

(11) کتاب کے شروع میں عُموماً دو ایک خالی کاغذ ہوتے ہیں، اس پر

یادداشت لکھتے رہئے یعنی اشارۃً چند الفاظ لکھ کر اس کے سامنے صفحہ نمبر لکھ لیجئے۔ الحمدللہ عَزَّوَجَلَّ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ اکثر کتابوں کے شروع میں یادداشت کے صفحات لگائے جاتے ہیں۔

(12) مشکل الفاظ پر بھی نشانات لگا لیجئے اور کسی جاننے والے سے دریافت کر لیجئے۔

(13) صرف آنکھوں سے نہیں زبان سے بھی پڑھئے کہ اس طرح یاد رکھنا زیادہ آسان ہے۔

(14) تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنکھوں اور گردن کی ورزش کر لیجئے کیونکہ کافی دیر تک مسلسل ایک ہی جگہ دیکھتے رہنے سے آنکھیں تھک جاتیں اور بعض اوقات گردن بھی دُکھ جاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنکھوں کو دائیں بائیں، اوپر نیچے گھمائیے۔ اسی طرح گردن کو بھی آہستہ آہستہ حرکت دیجئے۔

(15) اسی طرح کچھ دیر مُطالَعہ کر کے دُرود شریف پڑھنا شروع کر دیجئے اور جب آنکھوں وغیرہ کو کچھ آرام مل جائے تو پھر مُطالَعہ شروع کر دیجئے۔

(16) ایک بار کے مُطالَعہ سے سارا مضمون یاد رہ جانا بَہُت دُشوار ہے کہ فی زمانہ ہاضمے بھی کمزور اور حافظے بھی کمزور! لہٰذا دینی کتب و رسائل کا بار بار مُطالَعہ کیجئے۔

(17) مقولہ ہے: اَلسَّبْقُ حَرْفٌ وَ التَّکْرَارُ اَلْفٌ یعنی سبق ایک حرف ہو اور تکرار (یعنی دُہرائی) ایک ہزار بار ہونی چاہئے۔

(18) جو بھلائی کی باتیں پڑھی ہیں ثواب کی نیّت سے دوسروں کو بتاتے رہئے، اس طرح اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو یاد ہو جائیں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

شوقِ مطالعہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے شوقِ مطالعہ کا یہ عالم ہے کہ آپ اس قدر منہمک ہو کر **مطالعہ** فرماتے ہیں کہ بارہا ایسا ہوا کہ کتاب گھر کے اسلامی بھائیوں میں سے کوئی اسلامی بھائی کسی مسئلے کے حل کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن **مطالعے** میں مصروف ہونے کی بناء پر آپ کو اس کی آمد کی خبر نہ ہوئی اور کچھ دیر بعد اتفاقاً نگاہ اٹھائی تو اس اسلامی بھائی نے اپنا مسئلہ عرض کیا۔ آپ نہ صرف خود **مطالعے** کا شوق رکھتے ہیں بلکہ اپنے مُرِیدِین و مُتوَسِّلِین اور مُحِبِّین کو بھی دینی کُتُب بالخصوص فتاوٰی رضویہ، بہارِ شریعت، تمہیدُ الایمان، منہاجُ العابدین اور اِحیاءُ العلوم وغیرہ کے **مطالعہ** کی ترغیب دلاتے رہتے ہیں۔

مَدَنی اِنعامات اور مُطالَعہ

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اِس پُرفتن دور میں آسانی سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کے طریقۂ کار پر مشتمل شریعت وطریقت کا جامع مجموعہ بنام "**مَدَنی انعامات**" بصورتِ سُوالات مُرتّب کیا ہے۔ اِسلامی بھائیوں کیلئے 72، اسلامی بہنوں کیلئے 63، طَلَبۂ علمِ دین کیلئے 92، دینی طالِبات کیلئے 83، مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کیلئے 40 جبکہ خُصُوصی اسلامی بھائیوں (یعنی گونگے بہروں) کے لئے 27 **مَدَنی اِنعامات** ہیں۔ بے شمار اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں اور طلبہ **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کرکے روزانہ سونے سے قبل "**فکرِ مدینہ کرتے ہوئے**" یعنی اپنے اعمال کا جائزہ لے کر **مَدَنی اِنعامات** کے جیبی سائز رسالے میں دیئے گئے خانے پُر کرتے ہیں۔ ان مَدَنی اِنعامات کو اِخلاص کے ساتھ اپنا لینے کے بعد نیک بننے اور گناہوں سے بچنے کی راہ میں حائل رُکاوٹیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اکثر دُور ہوجاتی ہیں اوراس کی بَرَکت سے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لئے کُڑھنے کا ذِہن بھی بنتا ہے۔ ان مَدَنی انعامات میں بھی آپ نے مطالعہ کے حوالے سے کئی سوالات تحریر فرمائے ہیں، مثلاً

اسلامی بھائیوں کے لئے 72 مَدَنی انعامات میں یہ سوال بھی شامل ہیں:

(14) کیا آج آپ نے ۱۲ مِنَٹ کسی سُنّی عالم کی **اسلامی کتاب** اور **فیضان سنت** کے ترتیب وار کم از کم **چار صَفحات** (درس کے علاوہ) پڑھ یا سُن لئے؟

(68) کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک بار **امام غزالی** عَلَیہ رَحمَۃُ الوَالِی کی آخری تصنیف **مِنھَاجُ العَابِدِین** سے توبہ، اخلاص، تقویٰ، خوف ورجا، عُجب وریا، آنکھ، کان، زبان، دل اور پیٹ کی حفاظت کا بیان پڑھ یا سن لیا؟

(69) کیا آپ نے اس سال کم از کم ایک مرتبہ بَہارِ شریعت حصہ ۹ سے مرتد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے خرید وفروخت کا بیان، والدین کے حُقُوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو) حصہ ۷ سے محرمات کا بیان اور حُقُوقِ الزّوجَین حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، ظِہار کا بیان اور طلاق کنایہ کا بیان پڑھ یا سن لیا؟

(71) کیا آپ نے **اَعلیٰ حَضرَت** رضی اللہ تعالی عنہ کی کُتُب **تَمھِیدُ الاِیمَانِ** اور **حُسامُ الحَرَمَین** نیز **نِصابِ شَرِیعت** پڑھ یا سن لی ہیں؟

(72) کیا آپ نے **بَہارِ شَرِیعت** یا **رَسَائِل عَطَارِیَہ** حصہ اوّل سے پڑھ

یاسن کر اپنے **وُضُو، غُسل** اور **نماز دُرُست** کر کے کسی سنی عالم یا ذمّہ دار مبلغ کو سنا دیئے ہیں؟

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرِ **اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو دیکھا گیا ہے کہ آپ نہ صرف وقتِ مطالعہ بلکہ دیگر اوقات میں بھی دینی کُتُب کا بہت زیادہ **اَدَب** واحترام کرتے ہیں، ایسی ہی تین حکایات ملاحظہ کیجئے:

''اَدَب'' کے تین حروف کی نسبت سے 3 حکایات

﴿1﴾ دینی کتاب کا اَدَب

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8 **شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427** ھ، یکم اکتوبر **2006** ء بروز بدھ اشراق وچاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُم العالیہ کی نظر ایک دینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے **''وائٹو''** (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا۔ آپ نے بڑھ کر **وائٹو** اُس کتاب پر سے ہٹاتے ہوئے اسطرح ارشاد فرمایا: ''دینی کتاب پر کسی شے کا رکھنا **اَدَب** کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے، ورنہ جو اس طرف توجہ

نہیں دیتا ہے اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔'' پھر فرمانے لگے: ''دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے، کم وبیش **27** سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کے لئے پہنچا، دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوٰۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز پر ڈالا کہ اچھی خاصی **''دھمک''** پیدا ہوئی۔ مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوُجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس **''دَھمک''** کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔'' اس سے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کی دینی کُتُب سے محبت اور اَدَب واحترام کا اندازہ ہوتا ہے۔

(2) کپڑا ہٹادیا

ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ **1420ھ** میں مجھے **''چل مدینہ''** یعنی **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک روز مکۂ مکرَّمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں جہاں ہمارا قِیام تھا بعدِ اشراق وچاشت **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک **دینی کتاب** جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چوم کر اَدَب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافِلہ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ

کے اَدَب وعَمَلی ترغیب کے اِس دلنشین انداز سے بے حد متاثر ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔

﴿3﴾ اَدَب کا انوکھا تقاضا

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ **4 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427ھ**،نومبر **2006ء** بروز ہفتہ میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کے آستانے پر بیٹھا کچھ لکھ رہا تھا،ضَرورت کے تَحت اُٹھا تو اِس نیت کے ساتھ تَحریری صَفَحات پَر قفلِ مدینہ عینک اور"**دو قلم**" رکھ دیئے کہ صَفَحات نہ اُڑیں۔اتنے میں **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ تشریف لے آئے،آپ نے جب تَحریری صَفَحات پَر قفلِ مدینہ عینک اور"**دوقلم**" رکھے دیکھے تو صَفَحات پَر سے دونوں **قلم** ہٹاتے ہوئے فرمانے لگے اگر آپ نے یہ اس نیّت سے رکھے کہ صَفَحات نہ اُڑیں تو **ایک عینک ہی کافی ہے**،دونوں **قَلَم** بغیر ضَرورت مَحسوس ہو رہے ہیں لہٰذا اَدَب کا تقاضا یہ ہی ہے کہ **قلم** ہٹا دیئے جائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دینی مسائل پر امیرِ اہلسنّت کا عُبور

شوقِ مطالعہ، غور و تفکر اور جیّد عُلَماءِ کرام سے **تَحْقِیق و تَدْقِیق** کی وجہ سے **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کو **مسائلِ شَرِیعہ کی کافی معلومات** ہیں۔ آپ کی تحریر کردہ **کُتُب** مثلاً ''**فیضانِ سنّت**''، ''**نماز کے احکام**''، ''**اسلامی بہنوں کی نماز**''، ''**چندے کے بارے میں سوال جواب**''، ''**رفیقُ الحَرَمین**''، ''**رفیقُ المعتمِرین**'' نیز **کفریہ کلمات** اور **پردہ** وغیرہ کے **موضوعات** پر آپ کی **تالیفات**، **تَفَقُّہ فِی الدِّین** میں آپ کے اعلیٰ مقام کا پتا دیتی ہیں۔ **خلیفۂ محدثِ اعظم پاکستان**، **حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اشفاق صاحب** مدظلہ العالی **لکھتے ہیں**: آپ (یعنی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ) نے اگرچہ فارغ التحصیل ہونے کی حد تک کسی **مدرسہ** میں **باقاعدہ تعلیم حاصل** نہیں کی، مگر ذِمّہ داری کا کمال اِحساس فرماتے ہوئے **کثرتِ مطالعہ**، **بحث و تمحیص** اور اکابر علماء کرام سے **تحقیق و تدقیق** کے ذریعہ سے **مسائلِ شرعیہ** پر **عُبُور** حاصل کرلیا ہے۔ امامِ اہلِ سنت **اعلیٰ حضرت** علیہ الرحمۃ کی **کتب کا مطالعہ**، **اعلیٰ حضرت عظیم البرکت** کے **علمی فیضان** کا ذریعہ ہے۔ ان کے **مسلک** پر **تَصَلُّب** (یعنی مضبوطی)، **شریعتِ مطہرہ** کی پابندی، رُوحانی عُرُوج کا سبب ہے۔ حج و عمرہ کے **مسائل** پر آپ کی **تحریر کردہ کتاب**

''رَفِیْقُ الْحَرَمین''اور''رَفِیْقُ الْمُعْتَمِرِین''فقہ میں آپ کی تحقیق وتدقیق کی غماز ہیں، اصلاح وتربیت کے لئے قولِ حسن اور مثالی صلاحیت پر''**فیضانِ سنّت**'' شاھد وعدل ہے،علمِ دین سے غایت درجہ کا شغف، باعمل علمائے کرام کے احترام اور مدارسِ دینیہ سے لگاؤ کا مُوجِب ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی وُسعَتِ عِلمی

آپ دامت برکاتہم العالیہ کی وُسعَتِ علمی دیکھنی ہو تو سُوالات وجوابات کے وہ اجتماعات سُن اور دیکھ لیجئے جو وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے رہتے ہیں جنہیں ''**مَدَنی مذاکرات**'' کا نام دیا گیا ہے۔ان میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعالِیَہ مختلف موضوعات مثلاً **عقائد واعمال**، **شَرِیْعَت وطریقت**، **فقہ وطب**، **تاریخ وآثار**، **اَوراد و وظائف**، **گھریلو ومعاشرتی مسائل** نیز **تنظیمی مشکلات** سے متعلق پوچھے گئے سینکڑوں سوالات کے جوابات ارشاد فرما چکے ہیں۔یہ مدنی مذاکرے مکتبۃُ المدینہ کے ذریعے **کیسٹ ورَسائل** اور **سی ڈیز** کی صورت میں منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں۔علم کا سمندر ہونے کے باوجود آپ دامت برکاتہم العالیہ

آغاز میں شرکائے مَدَنی مذاکرہ سے کچھ اس طرح عاجزی بھرے اَلفاظ ارشاد فرماتے ہیں : ''آپ سوالات کیجئے ، یادرہے کہ ہرسوال کا جواب وہ بھی بِالصَّواب (یعنی دُرُست) دے پاؤں ، ضروری نہیں ، معلوم ہوا تو عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ اگر مجھے بھول کرتا پائیں تو فوراً میری اِصلاح فرمادیجئے ، اپنے موقف پر بے جا اڑتا ہوا نہیں اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شکریہ کے ساتھ رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسائلِ تَصَوُّف

مسائلِ تصوّف واَخلاق میں بھی آپ مضبوط گرِفت رکھتے ہیں۔ تصوّف کی کتب اکثر آپ کے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں اور دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی پڑھنے کی تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ **مُنْجِیَات** مَثَلاً صبر ، شُکر ، تَوَکُّل ، قناعَت اورخوف ورِجا وغیرہ کی تعریفات وغیرہ اورمہلِکات مَثَلاً جھوٹ ، غیبت ، بُغض ، کینہ اورغفلت وغیرہ کے **اسباب وعلاج** آسان وسہل طریقے سے بیان کرنا آپ کا امتیازی وصف ہے۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عِلْمی گفتگو

عُموماً آپ کی گفتگو بالکل سادہ عام فہم اورواضح ہوتی ہے کہ ہر سننے والا سمجھ

لیتا ہے لیکن کبھی کبھار ''کَلِّمُوا النَاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِھِمْ'' (یعنی لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق کلام کرو) کے تحت مجلسِ علماء میں خالص علمی وفقہی انداز میں بھی گفتگو فرماتے ہیں۔ ایک عالم صاحب کا بیان ہے کہ قبلہ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرتے ہوئے جب **مرکز الاولیاء** (لاہور) تشریف لائے تو آپ نے اہلِسنت کی مشہور درسگاہ **جامعہ نظامیہ رضویہ** میں بھی قدم رنجہ فرمایا۔ اس وقت میں دورۂ حدیث شریف کا طالب العلم تھا۔ جب **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ ہمارے درجے میں آئے تو اس وقت مفتی اعظم پاکستان **مفتی عبدالقیوم ہزاروی** علیہ رحمۃ اللہ القوی درسِ حدیث دے رہے تھے۔ مفتی صاحب نے اتنی شفقت کا مظاہرہ کیا کہ کھڑے ہوکر **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا استقبال کیا، آپ کو اپنے ہمراہ اپنی مسند پر بٹھایا اور طلبہ کو نصیحت کرنے کا فرمایا۔ **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ نے مختصر وقت میں ایسا **علمی، ادبی اور فقہی بیان** فرمایا کہ نہ صرف طلبہ بلکہ خود مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے حد متاثر ہوئے اور گاہے بگاہے **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا ذکرِ خیر فرماتے رہتے۔

مسائل پر امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی گہری نظر

حضرت علامہ مولانا عبدالمبین نعمانی قادِری مدظلہ العالی (چِرَیّا کوٹ ضلع مَئو ہند) نے اپنے ایک انٹرویو میں **امیرِ اَہلسنّت** دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ کے بارے میں اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: ''**بہت سے درسِ نظامی کی تکمیل کرنے اور سَنَد حاصل کرنے والوں سے اِن** (یعنی امیرِ اَہلسنّت دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ) **کاعلم بڑھا ہوا ہے۔ان کا مطالعہ بڑا وسیع ہے، مسائل پر بھی بڑی گہری نظر رکھتے ہیں** ۔ علمائے کرام سے برابر اِستِصواب بھی کرتے رہتے ہیں ۔جو سنّت انہیں معلوم ہوجاتی ہے اورشَرِیعَت کا جوبھی مسئلہ ان کے علم میں آجاتا ہے ان پر وہ سختی سے **عمل** کرتے ہیں اوراپنے مُتَعَلِّقِین کوبھی عمل کی تلقین کرتے ہیں ۔مولانا **محمد الیاس قادِری** (دامَت بَرَکاتُہُمُ العالیہ) اپنے **علم وعمل** ، تقوٰی اور جدوجہد کی بنیاد پر **عالمی** پیمانے کا دینی کام کررہے ہیں۔'' (ماہنامہ جام نور، اکتوبر ۲۰۰۴ ، ص ۳۷)

اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کی تصانیف کا مطالعہ

معروف عالمِ دین **مفتی محمد ابراہیم قادِری** مدظلہ العالی (شیخ الحدیث دارالعلوم غوثیہ رضویہ سکھر) لکھتے ہیں: ''آپ مسائل دینیہ میں **نظرِ عمیق** رکھتے ہیں اوراس کی

وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت قدس سرہ العزیز کی تصانیف کا جوعلوم ومعارف کا خزینہ اور فقہ کی وادی میں قدم رکھنے والوں کے لیے خضرِ راہ کا کام دیتی ہے گہری نَظَر سے مطالعہ کیا ہے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عالمِ نیّت

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسنّت، شاہ مولانا اَحمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فتاوٰی رَضَویہ شریف جلد 5 صفحہ 673 پر مسجد میں جانے کی ''40 نیّتیں'' بیان فرمانے سے قبل یہ حدیثِ پاک نقل فرمائی کہ نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ ''مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے'' (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵) پھر لکھا: 'اور بے شک جو علمِ نیت جانتا ہے (یعنی عالمِ نیّت ہو) ایک ایک فعل میں اپنے لئے کئی نیکیاں کرسکتا ہے۔ مَثَلاً جب نماز کیلئے مسجد کو چلا اور صِرف یہ ہی قَصد ہے کہ نماز پڑھوں گا تو بے شک اس کا چلنا مَحمود، ہر قدم پر ایک نیکی لکھیں گے اور دوسرے پر گناہ مَحو کریں گے۔ مگر ''عالمِ نیّت'' اس ایک ہی فعل میں اتنی (یعنی 40) نیّتیں کرسکتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ علمِ نیّت میں **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی مَہارت کا عالم یہ ہے کہ ''فیضانِ نیّت'' کے نام سے ایک کتاب لکھنے کا آغاز کردیا ہے، جبکہ فی زمانہ اس جانب کسی اور کی توجہ نظر نہیں آتی[1]۔ قبلہ شیخِ طریقت **امیرِ اَہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی مرتب کردہ نیّتوں کے مطالعے سے آپ دامت برکاتہم العالیہ کی زبردست علمی مَہارت کا اندازہ ہونے کے ساتھ آپ کی مَدَنی سوچ سے بھی آگاہی ہوگی اور آپ کے روزمرہ معمولات میں سنّتوں کا اہتمام، نیکیوں سے اُلفت اور تقوٰی و پرہیزگاری سے مہکتی مَہکاتی احتیاطیں **سَلَف صالحین** کی یاد دلائے گی۔

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی مُرَتَّب کردہ نیتوں کی فہرست

(1) مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کی 72 نیّتیں

(2) خوشبو لگانے کی 47 نیّتیں

(3) کھانا کھانے کی 40 نیّتیں

مدینہ

[1]: ایک اسلامی بھائی نے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے سامنے اس کتاب کا تذکرہ کیا تو فرمایا: ''فیضانِ نیّت'' لکھنے کی بظاہر صورت مشکل نظر آتی ہے، ادھورا کام کافی رکھا ہوا ہے اور عمر کا پیمانہ لبریز ہوتا نظر آرہا ہے۔'' اللہ تعالیٰ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے علم وعمل اور عمر میں برکتیں دے اور اُنہیں یہ کتاب جلد مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(4) پانی پینے کی 15 نیّتیں

(5) چائے پینے کی 6 نیّتیں

(6) اِعتکاف کی 72 نیّتیں

(7) گھر سے نکلنے وقت کی 63 نیّتیں

(8) جشنِ ولادت منانے کی 18 نیّتیں

(9) طالبِ علم کے پڑھنے کی 53 نیّتیں

(10) اُستاذ کے پڑھانے کی 53 نیّتیں

(11) نکاح کی 9 نیّتیں

(12) اولاد کو نیک بنانے کے بارے میں 19 نیّتیں

(13) اِستنجا خانے میں جانے کی 42 نیّتیں

(14) اپنے پاس فون رکھنے کی 30 نیّتیں

(15) فون مِلانے یا وُصُول کرنے کی 19 نیّتیں

اِن کے علاوہ مختلف کتب ورسائل پڑھنے کی الگ الگ نیتیں بھی آپ نے مرتب فرمائی ہیں جو اِن کتب ورسائل (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کے شروع میں دیکھی جاسکتی ہیں مثلاً فیضانِ سنّت (جلد اوّل)، گھریلو علاج، مَدَنی پنج سورہ، بہارِ شریعت،

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ وغیرھا

(اچھی اچھی نیّتوں سے متعلق رہنمائی کیلئے ، امیرِ اہلسنّت دامت بَرَکاتُہُم العالیہ کا منفرِد سنّتوں بھرا بیان ''نیّت کا پھل'' اور نیتوں سے متعلق مُرتّب کردہ دیگر کارڈ یا پمفلٹ مَکْتَبَۃُ الْمَدِینہ کی کسی بھی شاخ سے طلب فرمایئے ۔)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ترغیب کا مَدَنی انداز

ایک ذمہ دار اسلامی بھائی کا کہنا ہے کہ میں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا۔آپ نے چائے پینے کے بعد کپ میں پانی ڈال کر ہلایا اور اس پانی کو کچھ دیر منہ میں رکھنے کے بعد نگل لیا اور خالی کپ کو دیوار کیساتھ رکھ کر فرمایا میں نے (چائے پینے کی 6 نیتوں کے علاوہ) ''مزید 3 نیّتیں'' کی ہیں، ایک یہ کہ نہ جانے رِزْق کے کس ذرّے میں بَرَکت ہو اس کے حُصول کی نیّت سے کپ میں پانی ڈال کر پی لیا پھر پانی منہ میں کچھ دیر اس لئے رکھا تا کہ دانتوں سے چائے کا اثر نکل جائے ، جراثیم کی افزائش نہ ہو اور صحت قائم رہے تا کہ دین کی خدمت ہو سکے۔ کپ دیوار کے قریب رکھنے میں نیّت یہ تھی کہ کسی مسلمان کو ٹھوکر نہ لگے۔ پھر ضَرورتاً

اُٹھنا ہوا تو آپ دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ نے کپ اٹھایا اور باورچی خانے کی طرف بڑھتے ہوئے فرمایا، **دو نیّتیں اور کی ہیں** ، ایک یہ کہ کوئی اور اسلامی بھائی یہ کپ اٹھا کر رکھے گا اسکو **مشقّت** سے بچانے کی نیّت اور دوسرا آپ کو **ترغیب** ملے۔(**سُبحٰنَ اللہِ** عَزَّوَجَلَّ)

اللہ عَزَّوَجَلَّ **کی امیرِ اہلسنّت پَر رَحمت ہو اور ان کے صد قے ہماری مغفِرت ہو**

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

دُعا : یارَبِّ مصطَفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہمیں امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کی پیروی میں خوشی وغم میں احکامِ شریعت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ ہمیں مَدَنی انعامات کا عامل بنا ۔**یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ ہماری بے حساب مغفِرت فرما۔**یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت عطا فرما۔**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں سچّا عاشِقِ رسول بنا۔**یا اللہ !** عَزَّوَجَلَّ اُمَّتِ محبوب (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی بخشش فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے

خربوزہ کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے، تِل کو گلاب کے پھول میں رکھ دو تو اُس کی صُحبت میں رَہ کر گلابی ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو کر عاشِقانِ رسول کی صُحبت میں رہنے والا **اللّٰہ** اور اس کے رسول عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مہربانی سے بے وَقعت پتّھر بھی **انمول ہیرا** بن جاتا، خوب جگمگاتا اور ایسی شان سے پَیکِ اَجَل کو **لَبَّیْک** کہتا ہے کہ دیکھنے سننے والا اس پر رَشک کرتا اور جینے کے بجائے ایسی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے۔ فیضانِ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ پانے کے لئے آپ بھی تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔ اپنے شہر میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار **سنّتوں بھرے اِجتماع** میں شرکت اور **راہِ خدا** عَزَّوَجَلَّ میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیجئے اور شیخِ طریقت **امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **مَدَنی انعامات** پر عمل کیجئے، ان شاء **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کو دونوں جہاں کی ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہونگی۔

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
صدقہ تجھے اے ربِّ غفّار مدینے کا

غور سے پڑھ کر یہ فارم پُر کرکے تفصیل لکھ دیجئے

جو اسلامی بھائی **فیضانِ سنّت** یا **امیرِ اَہلسنّت** دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کے **کُتُب و رسائل** سن یا پڑھ کر، بیان کی **کیسٹ** سن کر یا ہفتہ وار، صوبائی و بَین الاقوامی **اجتماعات** میں شرکت یا **مَدَنی قافِلوں** میں سفر یا **دعوتِ اسلامی** کے کسی بھی مَدَنی کام میں شمولیت کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے، زندگی میں **مَدَنی انقلاب** برپا ہوا، نمازی بن گئے، داڑھی، عمامہ وغیرہ سج گیا، آپ کو یا کسی عزیز کو حیرت انگیز طور پر **صحت ملی**، پریشانی دُور ہوئی، یا مرتے وقت **کَلِمَۂ طَیِّبَہ** نصیب ہوا یا اچھی حالت میں **رُوح قَبض** ہوئی، مرحوم کو اچھی حالت میں **خواب** میں دیکھا، **بشارت** وغیرہ ہوئی یا **تعویذاتِ عطاریہ** کے ذریعے آفات و بَلِیّات سے نَجات ملی ہو تو ہاتھوں ہاتھ اس فارم کو پُر کر دیجئے اور ایک صفحے پَر واقعہ کی تفصیل لکھ کر اس پتے پر بھجوا کر اِحسان فرمایئے ''**محلہ سوداگران، پُرانی سبزی منڈی** (بابُ المدینہ) **کراچی عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ، ''شعبہ امیرِ اَہلسنّت** (دامَتْ بَرَکاتُہمُ العالیہ) **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ**''۔

نام مع ولدیت:___________________ **عُمر**____ **کِن سے مرید یا طالب ہیں**_______ **خط ملنے کا پتا**________________________

فون نمبر (مع کوڈ):________ **ای میل ایڈریس**______________________

انقلابی کیسٹ یا رسالہ کا نام:_________ **سننے، پڑھنے یا واقعہ رونما ہونے کی تاریخ مہینہ / سال:**________ **کتنے دن کے مدنی قافلے میں سفر کیا:**____ **موجودہ تنظیمی ذمہ داری**_______ **مُندرجہ بالا ذرائع سے جو بَرَکتیں حاصل ہوئیں، فُلاں فُلاں برائی چھوٹی وہ تفصیلاً اور پہلے کے عمل کی کیفیت (اگر عبرت کے لئے لکھنا چاہیں) مثلاً فیشن پرستی، ڈکیتی وغیرہ اور **امیرِ اَہلسنّت** دَامَت بَرَکاتُہمُ العالیہ کی ذاتِ مبارکہ سے ظاہر ہونے والی **بَرَکات و کرامات** کے ''**ایمان افروز واقعات**'' مقام و تاریخ کے ساتھ ایک صفحے پر **تفصیلاً تحریر فرما دیجئے**۔

مَدَنی مشورہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رَضَوی دَامَت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دورِ حاضر کی وہ یگانۂ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرفِ بیعت کی بَرَکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہوکر **اللّٰہ** رَحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے اَحکام اوراُس کے **پیارے حبیبِ لبیب** صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتوں کے مُطابِق پُرسُکون زندگی بسر کررہے ہیں۔ خیر خواہیٔ مسلم کے مُقدّس جذبہ کے تحت ہمارا **مَدَنی مشورہ** ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بَیعت نہیں ہوئے تو **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کے فُیُوض وبَرَکات سے مُستَفِید ہونے کے لئے ان سے **بَیعت** ہوجائیے۔ **اِن شَاءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دُنیاوآخرت میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوگی۔

مُرید بننے کا طریقہ

اگر آپ مُرید بننا چاہتے ہیں، تو اپنا اور جن کو مُرید یا طالب بنوانا چاہتے ہیں ان کا نام نیچے ترتیب وار مع ولدیت وعمر لکھ کر **عالمی مَدَنی مرکز فیضان مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ** (کراچی) **"مکتب مجلس مکتوبات وتعویذاتِ عطّاریہ"** کے پتے پر روانہ فرمادیں، تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ انہیں بھی سلسلہ **قادِریہ رَضَویہ عطّاریہ** میں داخل کرلیا جائے گا۔ (پتا انگریزی کے کیپٹل حروف میں لکھیں)

E.Mail : Attar@dawateislami.net

﴿۱﴾ نام وپتا بال پین سے اور بالکل صاف لکھیں، غیر مشہور نام یا الفاظ پر لازماً اِعراب لگائیں۔ اگر تمام ناموں کیلئے ایک ہی پتا کافی ہو تو دوسرا پتا لکھنے کی حاجت نہیں۔ ﴿۲﴾ ایڈریس میں مَحرم یا سرپرست کا نام ضرور لکھیں ﴿۳﴾ الگ الگ مکتوبات منگوانے کیلئے جوابی لفافے ساتھ ضرور ارسال فرمائیں۔

نمبر شمار	نام	مرد / عورت	بن / بنت	باپ کا نام	عمر	مکمل ایڈریس

مَدَنی مشورہ: اس فارم کو محفوظ کرلیں اور اس کی مزید کاپیاں کروالیں۔